

## 36801- نماز کے لیے جانے سے نماز ادا کر لینے تک ایک دوسرے میں انگلیاں ڈالنے کی کراہت

### سوال

مسجد کے اندر انگلیوں میں انگلیاں ڈالنے کا حکم کیا ہے؟

### پسندیدہ جواب

مسجد کی طرف جاتے ہوئے سنت یہ ہے کہ انگلیوں میں انگلیاں نہ ڈالے۔

ابو ثمامہ الخياط بیان کرتے ہیں کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے مسجد جاتے ہوئے دیکھا اور میں نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے ڈالی ہوئی تھیں، تو انہوں نے مجھے اس منع کیا، اور کہنے لگے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

”جب تم میں سے کوئی وضوء کرے تو وہ اچھی طرح وضوء کرے اور پھر مسجد جانے کے نکلے تو اپنے ہاتھ کو ایک دوسرے میں نہ ڈالے، کیونکہ وہ نماز میں ہی ہے“

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (562)  
علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح ابوداؤد میں صحیح قرار دیا ہے۔

یہ حدیث نماز کے لیے مسجد کی طرف جاتے ہوئے انگلیوں میں انگلیاں ڈالنے کی ممانعت میں دلیل ہے؛ کیونکہ مسجد کی طرف جانے والا شخص نمازی کے حکم میں ہے۔

خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

”انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈالنا تشبیک الید ہے، بعض لوگ ایسا کام بطور کھیل اور عبت کرتے ہیں، اور بعض لوگ انگلیوں

کے چٹاتے ہیں، اور بعض اوقات انسان اپنی انگلیوں کو انگلیوں میں ڈال کر آرام کرنے کے لیے سرین کے بل پیٹھ جاتا ہے، اور ہو سکتا ہے اس سے اسے نیند بھی آجائے جو کہ وضوء ٹوٹنے کا سبب بن جائے۔

تو اس لیے نماز کے لیے جانے والے شخص کو کہا گیا کہ اپنی انگلیوں میں انگلیاں نہ ڈالے؛ کیونکہ جو کچھ ہم نے اوپر بیان کیا ہے وہ سب اشیاء نماز میں کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی یہ نماز کی حالت کے موافق ہے ”انتہی“۔

دیکھیں: معالم السنن (295/1)۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں سجدہ سو کے موضوع میں ذوالیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصہ ان الفاظ کے ساتھ بیان ہوا ہے:

”چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں پڑی ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہوئے اور اس پر ٹیک لگالی گویا کہ وہ ناراض ہیں، اور اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ کر ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال لیں....“

صحیح بخاری حدیث نمبر (482) صحیح مسلم حدیث نمبر (573)۔

اس اور پہلے والی حدیث میں کوئی تعارض نہیں، کیونکہ یہ تشبیک تو اس وقت ہوئی جب نماز صلی اللہ علیہ وسلم کا نیال تھا کہ نماز مکمل ادا کی جا چکی ہے، اور وہ نماز سے فارغ ہو جانے والے شخص کے حکم میں ہیں، تو اس طرح یہ نہی خاص نمازی اور ان افراد کے لیے ہوگی جو نماز کے لیے مسجد جا رہے ہیں، کیونکہ یہ فضول اور عبث کام اور عدم خشوع میں شامل ہوتا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ صحیح بخاری میں کہتے ہیں:

”مسجد وغیرہ میں انگلیوں میں انگلیاں ڈالنے کے متعلق باب“

اور اس کے بعد انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احادیث بیان کی ہیں جس میں نبی کریم صلی اللہ وسلم نے مسجد وغیرہ میں انگلیوں میں انگلیاں ڈالی تھیں، اور اس میں مندرجہ بالا ذوالیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث بھی شامل ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ ان نبی والی اور دوسری احادیث کے مابین جمع کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

”اسماعیلی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جمع کرتے ہوئے کہا ہے کہ : نبی مقید ہے کہ جب نماز میں ہو یا نماز کے جا رہا ہو تو انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا منع ہیں کیونکہ نماز کا انتظار کرنے والا شخص نمازی کے حکم میں ہے۔“

پھر حافظ رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں :

جس روایت میں یہ ہے کہ جب تک وہ مسجد میں ہو ایسا کرنا ممنوع ہے، یہ روایت ضعیف ہے، جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ انتہی۔

دیکھیں : فتح الباری (1/565)۔

ایک چیز پر تنبیہ کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے کہ : بعض نمازی انگلیوں کو چٹانے کے فضول کام میں مشغول رہتے ہیں، یہ فضول کام نمازی کے شایان شان نہیں، اور یہ اس کے عدم خشوع کی دلیل ہے، کیونکہ اگر وہ دل کے ساتھ خشوع میں نماز ادا کر رہا ہوتا ہوا باقی اعضاء بھی خشوع اختیار کرتے اور حرکت سے محفوظ رہتے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز ادا کی اور اپنی انگلیوں کو چٹایا، جب انہوں نے نماز مکمل کی تو مجھے کہنے لگے :

”تیری ماں نہ ہو! کیا تم نماز کی حالت میں ہی انگلیاں چٹا رہے تھے!“

اسے ابن ابی شیبہ (344/2) نے  
روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارواء الغلیل (99/2) میں حسن  
قراردیا ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ :

نماز کے لیے جانے والے شخص کے لیے  
انگلیوں میں انگلیاں ڈانا مکروہ اور منغ ہیں، حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو جائے، اور  
مسجد میں بیٹھے ہوئے شخص کے لیے ایسا کرنا جائز ہے، لیکن اگر وہ نماز کے انتظار میں  
بیٹھا ہو تو پھر جائز نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیکھیں : احکام حضور المساجد للشیخ  
عبداللہ بن صالح الفوزان (67-68)۔

واللہ اعلم۔